شہید افضل گورو سے مظلوم مظفر راتھر تک

تنویر قیصر شاہد°

ایک مظلوم، بے گناہ اور بے بس کشمیری مسلمان نوجوان سے وابستہ یادوں سے دل مغموم ہے۔ ۹فروری ۲۰۱۳ء کو کشمیری محمد افضل گورو کو بھارتی برہمن اسٹیبلشمنٹ نے دہلی کی تہاڑ جیل میں نہایت ظالمانہ طریقے سے پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ اس پر مزید ستم یہ ڈھایا گیا کہ شہید کی میت بھی اُن کے والدین، بیوہ (تبسم) اور نہایت کمسن اکلوتے بیٹے غالب کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ شہید افضل گورو کا جسدِ خاکی تہاڑ جیل کے اندر ہی مدفون ہے۔ ظلم اور جبر کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے!

بھارت نے الزام لگایا تھا کہ ۲۰۰۱ء میں بھارتی پارلیمنٹ کی عمارت پر جو فائرنگ ہوئی تھی، اس کا ماسٹر مائنڈ افضل گورو تھا۔ ۱۲سال تک مقدمہ چلا۔ اس دوران تمام شواہد نے ثابت کر دیا کہ افضل کسی بھی سطح پر اس کے ذمے دار نہیں ہیں، لیکن اس کے باوصف بھارتی عدالت نے اُنھیں موت کی سزا سنا دی۔ ہندو ججوں کے سفاک الفاظ ملاحظہ کیجیے:

> بھارت کے اجتماعی ضمیر کا تقاضا ہے کہ افضل گورو کو موت کی سزا دے کر اُس کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

۹فروری کو ۴۴سالہ گورو کو پھانسی دے دی گئی۔ بھارت کی ممتاز دانش ور اور معروف ادیب ارون دھتی رائے نے اس موقعے پر برطانوی اخبار گارڈین میں طویل مذمتی مضمون میں لکھا تھا: ''افضل گورو کی موت بھارتی جمہوریت کے دامن پر ایسا سیاہ دھبہ ہے، جو کبھی نہیں دُھل سکے گا''۔

° دانش ور اور صحافی، اسلام آباد

افضل گورو کا خون ان شاء اللہ رائیگاں نہیں جائے گا، لیکن دوسری طرف بھارت نے بھی مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ تحریکِ آزادیِ کشمیر کو کچلنے کے لیے ہر غلیظ ہتھکنڈا بروے کار لائے گا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی سیکورٹی اسٹیبلشمنٹ مجاہدین کشمیر کے حوصلے پست کرنے کے لیے کشمیر میں عفت مآب مسلم خواتین کی عصمتیں پامال کرنے سے بھی باز نہیں آرہی۔

اس ضمن میں ہولناک حقائق سامنے آرہے ہیں۔ مثال کے طور پر ۲ فروری ۲۰۱۷ء کو سری نگر سے شائع ہونے والے ممتاز انگریزی روزنامے *The Rising Kashmir* کی ایک خبر ملاحظہ کیجیے۔ اخبارِ مذکور میں یاورحسین نے رپورٹ میں بتایا ہے کہ جب مقبوضہ کشمیر کی ریاستی اسمبلی کے ایک رکن، ایم وائی تریگامی نے اسپیکر سے ریاست میں بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں ہونے والے حالیہ عصمت دری (ریپ) کے سانحات سے متعلق بار بار سوال پوچھا تو اسمبلی کی طرف سے اُنھیں تحریری جواب میں بتایا گیا کہ:

> گذشتہ دو برسوں (۱۶-۲۰۱۵ء) کے دوران میں مقبوضہ کشمیر میں ۵۹۵ خواتین کی عصمت دری کے واقعات رپورٹ ہوئے۔

یہ تعداد تو وہ ہے جس کا پولیس اسٹیشن میں باقاعدہ اندراج کیا گیا، مگر واقعہ یہ ہے کہ ریپ کے لاتعداد ایسے سانحات ہیں، جو وقوع پذیر تو ہوئے لیکن مقبوضہ کشمیر کی پولیس نے اُنھیں ریکارڈ کا حصہ بنانے سے انکار کردیا۔

اس قبیح جرم کا ارتکاب کرنے والوں میں بھارتی فوجی افسر اور بارڈر سیکورٹی فورسز کے وہ اہل کار شامل ہیں، جنھیں دہلی اسٹیبلشمنٹ نے خصوصی طور پر مقبوضہ کشمیر میں تعینات کر رکھا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے دو اضلاع، کپواڑہ اور اَننت ناگ میں کشمیری مسلمان خواتین کی سب سے زیادہ بے حُرمتی کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ دردناک سوال یہ ہے کہ عالمی ضمیر بھارت کے اِن قاہرانہ اقدامات پر کب جاگے گا؟

واشنگٹن سے ممتاز کشمیری دانش وَر ڈاکٹر غلام نبی فائی، اِن بھارتی مظالم کے بارے میں بار بار امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی حکومت کو خط لکھ کر بیدار اور آگاہ کرنے کی اپنی سی مساعی تو کر رہے ہیں، لیکن بھارت کی طرف جھکا امریکی پلڑا فائی صاحب کی چیخوں پر کان دھرنے سے

انکاری ہے۔ بھارت سے اربوں ڈالر کی تجارت کرنے والے عرب مسلمان ممالک بھی (مثلاً متحدہ عرب امارات کا پچھلے ہی ماہ بھارت سے ۷۵/ارب ڈالر کا سرمایہ کاری معاہدہ) اس ضمن میں کم درجہ بےحس نہیں ہیں۔ اُمت مسلمہ کی تسبیح پڑھنے والے سب خاموش ہیں اور مہر بہ لب۔ ظلم اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ بھارت کے اندر انسانی حقوق کی پاس داری کرنے والوں میں سے ایک نمایاں دانش ور، امیت سین گپتا نے اپنے حالیہ مضمون میں لکھا ہے:

بھارت نے نہایت ہی وحشت سے مقبوضہ کشمیر کی مزاحمتی آوازوں کو دبانے کی کوشش کی ہے، اور اب بھارتی بےحسی کا عالم یہ ہے کہ بھارتی مکالمے سے کشمیریوں کے مسائل ومصائب کا ذکر ہی دانستہ غائب کر دیا گیا ہے۔

کیا ایسا ہوگا کہ افضل گورو کے پھانسی لگنے کے بعد بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر کے باقی نوجوانوں سے صرفِ نظر کرلے گی؟

نظر تو یہی آرہا ہے کہ بھارتی ستم گر، کشمیری نوجوانوں کو مختلف الزامات کے تحت موت کی سزائیں دیتے رہیں گے۔ یہ سلسلہ رُکنے اور تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ بھارت دنیا میں کسی کی بھی پروا کیے بغیر حُریت پسند کشمیریوں کی گردن توڑ دینا چاہتا ہے۔ بھارتی استبداد کی ایک نئی مثال بھی سامنے آگئی ہے۔ کشمیریوں پر ظلم وجور کا یہ سانحہ سری نگر سے ڈیڑھ ہزار کلومیٹر دُور مغربی بنگال کے مرکز، کلکتہ میں پیش آیا ہے۔ ایک ۲۲ سالہ کشمیری معصوم نوجوان، مظفر احمد راتھر کو کلکتہ کے جج بی کے پاٹھک نے چند دن پہلے ہی سزاے موت سنائی ہے۔ مظفر راتھر کا تعلق مقبوضہ کشمیر کے علاقے کلگام سے ہے۔ وہ ایک غریب خاندان کا بیٹا ہے۔ جج نے یہ کہتے ہوئے راتھر کو پھانسی کا حکم سنایا ہے: ''وہ بھارت کی سلامتی کے منافی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا''۔ حالاں کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

مظفر احمد راتھر کے بھائی، ریاض احمد راتھر کا بیان ہے:

مظفر ۱۰سال کا تھا کہ ۲۰۰۲ء میں ایک روز وہ سکول سے آتا ہوا غائب ہوگیا۔ اُس کی گمشدگی اور اغوا کی رپورٹ درج کروا دی گئی تھی، لیکن پھر برسوں اُس کا کوئی اَتا پتا معلوم نہ ہوسکا۔ پانچ سال بعد ۲۰۰۷ء میں ہمارے گاؤں کے نمبردار نے میرے والد،

عبدالمجید راتھر کو بتایا کہ پولیس آئی تھی اور بتا رہی تھی کہ مظفر راتھر زندہ ہے، مغربی بنگال سے دہشت گردی کرتے ہوئے گرفتار ہوا ہے اور اب کلکتہ جیل میں ہے۔ یہ سن کر ہمارے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ مظفر جب غائب ہوا تھا، ۱۰ سال کا تھا۔ ۱۰ سالہ بچہ بھلا کیا اور کیسی دہشت گردی کرسکتا ہے؟ اب، جب کہ وہ ۲۲ برس کا ہوچکا ہے، اور گذشتہ ۱۲ برسوں سے جیلوں کی سختیاں اور تشدد بھی مسلسل سہتا آرہا ہے، اچانک اُسے سزاے موت سنا دی گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں اب یہ کہانیاں زبان زدِ خاص و عام ہیں کہ بھارتی خفیہ ایجنسیاں مقبوضہ کشمیر کے کم سن لڑکوں کو اغوا کرتی ہیں، اُنھیں برسوں غائب رکھا جاتا ہے، اور ایک روز ان پر قتل، ڈاکے اور دہشت گردی کے مقدمات ڈال کر انھیں ذرائع ابلاغ کے سامنے لایا جاتا ہے۔ پھر بھارتی میڈیا میں اُن کے (ناکردہ) گناہوں کی خوب تشہیر کی جاتی ہے اور آخرکار یہ خبر بھی آجاتی ہے کہ فلاں کشمیری نوجوان کو عمر قید یا سزاے موت سنا دی گئی ہے۔ کلگام کے مظفر راتھر کے ساتھ بھی یہی اندوہناک کھیل کھیلا گیا ہے۔

ممتاز اور بزرگ کشمیری رہنما سیّد علی شاہ گیلانی نے کہا ہے کہ: بے گناہ مظفر راتھر کو سزاے موت سنا کر بہت بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۳ فروری ۲۰۱۷ء کو حُریت قائدین کی متحدہ قیادت میں پورے مقبوضہ کشمیر میں مظفر احمد راتھر کو سنائی جانے والی سزاے موت کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ ایسے احتجاج تو بے گناہ افضل گورو کو سنائی جانے والی سزاے موت کے خلاف بھی بہت ہوئے تھے، لیکن بھارت افضل گورو کو پھانسی دینے سے باز نہ آیا۔ تو کیا مظفر راتھر کی شکل میں ایک اور افضل گورو کی شہادت کا خوں رنگ منظر اُبھرنے والا ہے؟ ابھی تو بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں کشمیری بُرہان مظفر وانی کی شہادت کا دُکھ نہیں بھولا تھا کہ اب مظفر راتھر کی غم ناک داستان سامنے آگئی ہے۔ میرے اللہ، تو کشمیری بھائیوں پر رحم فرما!